شذرات

عرب، اسرائیل جنگ کو کافی عرصہ گذر چکا ہے لیکن اسرائیل اپنی عادت کے مطابق ہمیشہ وعدوں سے پھرتا رہا ہے اور اسی اثنا میں وہ اپنی طاقت کو بھی بڑھاتا رہا ہے امریکا جیسی دنیا کی بہت بڑی طاقت اس کی پشت پناہی کر رہی ہے، فوجی اور اقتصادی امداد جو بھی اس سے مانگی جاتی ہے وہ اسرائیل کو مل رہی ہے۔ دوسری طرف عرب اتحاد سے بوکھلا کر سمندر پار امریکا کے صدر فورڈ اور وزیر خارجہ کسنجر تیل پیدا کرنے والے ملکوں کو حملے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا جا رہا ہے کہ عرب ممالک کو ڈرا دھمکا کر اسرائیل کو مراعات دلائی جائیں اور عربوں کو صلح کے لیے مجبور کیا جائے۔

ہمارے خیال میں دُنیا اب سامراجیوں کی چال سے ہوشیار ہو چکی ہے، اکثر افریقی ممالک آزادی حاصل کر چکے ہیں اور جو باقی ہیں وہاں بھی آزادی کی تحریک انقلابی جدوجہد میں داخل ہو گئی ہے اور ان سارے ممالک کی عربوں سے ہمدردی ہے۔ اس سے پہلے جو مغربی ممالک عربوں کے تیل کے ذخائر کو اپنی میراث سمجھتے تھے اب وہ بات نہیں رہی، بلکہ اب تو ایران بھی اپنے پڑوسی عربوں کا ہمنوا نظر آرہا ہے اور اپنے لامحدود وسائل سے مشرق میں ایک نئی طاقت کی حیثیت سے اُبھر رہا ہے۔ اس حالت میں مظلوم عرب ممالک، امریکا کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوں گے بلکہ وہ متحد ہو کر اسرائیل سے اپنے مقبوضہ علاقے چھڑا لیں گے اور ساتھ ہی فلسطینی عربوں کا مسئلہ بھی ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے گا۔ ظالم کو ڈھیل تو ملتی ہے لیکن اس کی انتہا ہلاکت اور بربادی ہوتی ہے۔

شاہ فیصل موصوف عرب اتحاد میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں ان کی مساعی سے شاہ حسین فلسطین کے معاملہ میں فلسطینی مہاجروں کی قیادت کو تسلیم کر چکے ہیں، یہ عرب

اتحاد کی راہ میں بہت بڑا اقدام ہے۔ شاہ فیصل نے جو مصر، شام اور اردن کو امداد کی پیشکش کی ہے، اس سے بھی کسی حد تک ان ممالک کا فوجی اور اقتصادی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ امید یہ ہے کہ دنیا کی دوسری بڑی طاقت روس بھی مصر کی فوجی امداد بحال کر دے گا۔ اور اس طرح عرب ممالک اپنے دشمن کے مقابلہ میں اچھی پوزیشن میں ہو جائیں گے۔ مگر عرب ممالک کو لبنانی محاذ کا خیال رکھنا چاہیے کیوں کہ لبنان کے جنوب میں فلسطینی مہاجر آباد ہیں۔ اور اسرائیل لبنان کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر بار بار فلسطینی مہاجروں کی آبادی پر حملے کر رہا ہے جس سے ان کا کافی نقصان ہو رہا ہے۔ عرب ممالک کو مل کر اس محاذ کو دشمن سے بچانا چاہیے۔

حال ہی میں صوبہ سرحد کے اندر جو زلزلہ آیا تھا وہ ملک کے لیے اتنا عظیم سانحہ ہے جس کے نقصان کے بیان سے قلم قاصر ہے۔ ہزاروں انسانی جانیں تباہ ہو گئیں، کئی گھر اجڑ گئے۔ مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لیے نہ صرف اپنے ملک کے اندر بلکہ بیرون ملک دوسرے ممالک نے بھی بلا تفریق اس انسانی مسئلہ میں ہمدردی دکھائی ہے اور کافی امداد بھیجی ہے اور اب تک بھیج رہے ہیں۔ ہمارے عرب بھائیوں خاص طور پر لیبیا اور حجاز نے تو نہایت وافر رقم امداد کے طور پر دی ہے۔ مجموعی طور پر اس امداد کو دیکھتے ہیں تو اس سے نہ صرف زلزلہ کے مصیبت زدہ لوگوں کی حالتِ زار کی تلافی ہو سکتی ہے بلکہ اس رقم سے کئی شہر از سرِ نو بسائے اور آباد کیے جا سکتے ہیں۔ عوامی حکومت اپنی بساط کے مطابق مصیبت زدہ علاقہ میں امداد پہنچا رہی ہے۔ صوبہ سرحد کی حکومت سرگرمِ عمل ہے۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ بہتر ہے کہ اس کو اپنی سیاست چمکانے کے لیے مسئلہ نہ بنایا جائے اور خالص انسانی ہمدردی کے طور پر سب جماعتیں امداد کے لیے آگے بڑھیں۔

کہتے کہ تو یہ دنیا فانی ہے، جو یہاں آتا ہے اس کو ایک نہ ایک دن اس کو چھوڑ کر موت کے بلاوے پہ عالمِ جاودانی کی طرف جانا پڑتا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی پوری زندگی انسانی ہمدردی، علم و ادب کی اشاعت اور دوسروں کی خدمت اور